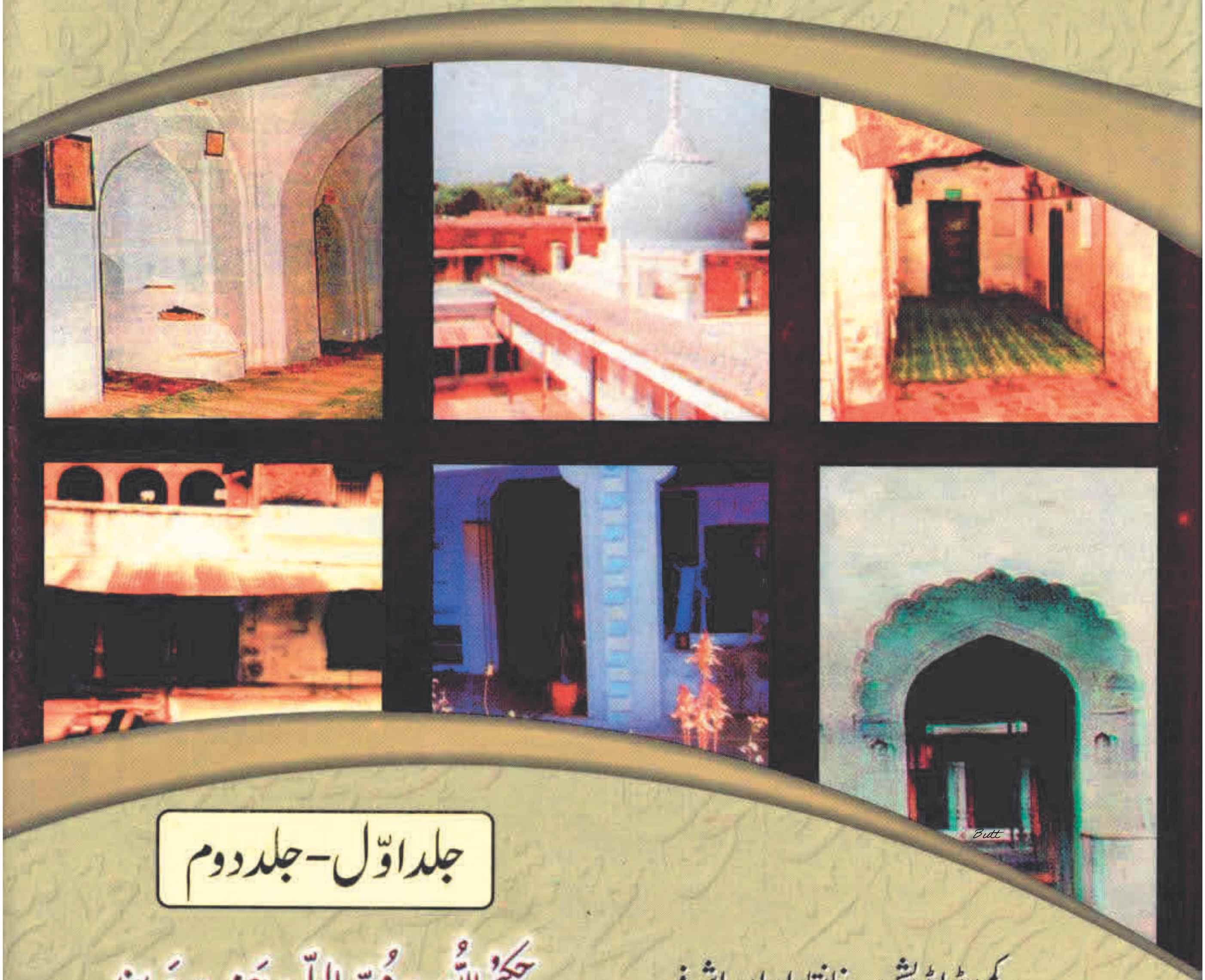
اشرف السوانح



جلد اوّل - جلد دوم

کمپیوٹر ایڈیشن... خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ
کی نایاب رنگین تصاویر کے ساتھ

حکیم الاُمت مُجدّد المِلّت حضرت مولانا
محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

جدید ایڈیشن

اشرف السوانح

جلد اوّل - جلد دوم

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

مرتبین

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ

حضرت مولانا عبد الحق صاحب رحمہ اللہ

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 4540513-4519240

اشرف السوانح

تاریخ اشاعت......................ربیع الاول ۱۴۲۷ھ
ناشر..............................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت.........................سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ....چوک فوارہ....ملتان — مکتبہ رشیدیہ......راجہ بازار......راولپنڈی
ادارہ اسلامیات........انارکلی........لاہور — یونیورسٹی بک ایجنسی....خیبر بازار......پشاور
مکتبہ سید احمد شہید......اردو بازار.....لاہور — ادارۃ الانور........نیو ٹاؤن.......کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ.......اُردو بازار .... لاہور — مکتبہ المنظور الاسلامیہ....جامعہ حسینیہ....علی پور
مکتبہ المنظور الاسلامیہ..........بلاک زیڈ........مدینہ ٹاؤن.......بنک موڑ.......فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE Butt BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

''اشرف السوانح'' حضرت مجدد تھانوی رحمہ اللہ کی وہ مقبول عام سوانح حیات ہے جس سے ہر دور کے علماء صلحاء نے بھرپور استفادہ کیا اور عوام وخواص کی زندگیوں میں انقلاب آیا۔

حضرت مجدد تھانوی رحمہ اللہ کی یہ بھی ایک کرامت ہے کہ آپ کی یہ سوانح آپ کی حیات مبارکہ ہی میں آپ کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوئی۔ آپ نے معاصرین و متعلقین کے بارہا اصرار پر اپنے حالات کو قلمبند کرنے کی اجازت دی جس کی سعادت آپ کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ اور حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ کے ورثے میں آئی۔ اپنے اکابر سے سنا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب رحمہ اللہ بیسیوں صفحات لکھ کر حضرت کی خدمت میں نظر ثانی کے لئے پیش کرتے تو ان میں سے چند صفحات منتخب ہوتے۔

الحمد للہ زیر نظر سوانح حیات ایسی ہے جسے خود صاحب سوانح نے دیکھا اور ہر بات

میں شرعی اصولوں اوران کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری احتیاط برتی۔

یہی وجہ ہے زمانہ تالیف سے تادم تحریر پاک و ہند سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے اورعوام وخواص کے لئے ہدایت وبصیرت کا سامان ہوئے۔

عصر حاضر کے ذوق کے مطابق ''اشرف السوانح'' کا جدید ایڈیشن آپ کے سامنے ہے۔اس میں ادارہ نے جناب مولانا زاہد محمود ملتانی مدظلہ (فاضل جامع قاسم العلوم ملتان) سے عربی اور فارسی اشعار کا ترجمہ، پیراگرافی، عنوانات کا کام کرایا ہے۔ان تمام عوامل سے اب اس عظیم سوانح سے عوام الناس بھی با آسانی استفادہ کرسکیں گے۔

اللہ پاک ادارہ کی مساعی جمیلہ کوشرف قبولیت سے نوازیں اور
تادم زیست اپنے اکابر کے مسلک اعتدال پر کاربند رہنے کی
توفیق سے نوازیں۔آمین۔

والسلام
محمد اسحٰق عفی عنہ

ربیع الاول ۱۴۲۷ھ بمطابق مارچ 2006ء

رحمہم اللہ اور ان سب حضرات نے حضرت والا کے ساتھ بہت خصوصیت کا برتاؤ فرمایا۔ آخر الذکر بزرگ کی رائے بعض فرعی اجتہادی مسائل میں بعد کو کچھ مختلف ہوگئی تھی۔

اختلافیات میں حضرت کا ذوق

ان سب واقعات سے حضرت والا کی کمال بے تعصبی اور بزرگان دین کے ساتھ کمال عقیدت ظاہر ہے۔ اختلافیات میں تو حضرت والا کا مذاق باوجود احتیاط فی المسلک کے اس قدر وسیع اور حسن ظن کو لئے ہوئے ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی بھی جن کی سخت ترین مخالفت اہل حق سے عموماً اور حضرت والا سے خصوصاً شہرہ آفاق ہے ان کے بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ رد فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسولؐ ہی ہو اور وہ غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ ہی سمجھتے ہوں۔ کیا ٹھکانا ہے اس رواداری اور حسن ظن اور اہتمام حفظ حدود کا۔ بالخصوص ایک شخص کے انتقال کے بعد کیونکہ خاتمہ کی کس کو خبر ہے کہ کیسا ہوا ہو

سرسید خان کے متعلق رائے

حضرت والا سرسید احمد خان مرحوم کے متعلق بھی فرمایا کرتے ہیں کہ ع عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو۔ سرسید کو مسلمانوں کے دنیوی فلاح کی بہت ہی دھن تھی اور اس معاملہ میں بڑی دلسوزی تھی کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسی صفت پر فضل فرما دیں۔ اور اکثر مرحوم کی اس صفت کے متعلق نیز بعض اکابر کے ساتھ مرحوم کے حسن عقیدت کے واقعات نقل فرمایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کرتے ہیں کہ سرسید کا عقیدہ توحید اور رسالت کے متعلق جس درجہ کا بھی تھا وہ نہایت پختہ اور بلا وسوسہ تھا جیسا کہ ان کی تصانیف سے مجھ کو اندازہ ہوا۔ اور قرآن وحدیث میں انہوں نے جو جو تاویلات وتوجیہات کی ہیں ان کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کا اسلام پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوسکے گو اس کا جو طرز انہوں نے اختیار کیا وہ غلط تھا۔

اسی لیے میں ان کو نادان دوست کہا کرتا ہوں اھ۔

حسنِ ظن کا غلبہ

حضرت والا بڑے بڑے فاسقوں اور فاجروں کے بھی ایسے ایسے واقعات جن سے ان کا عاشق دین ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بیان فرما فرما کر فرمایا کرتے ہیں کہ بھلا ایسی حالت میں کس کو برا سمجھا جائے اور اسی سلسلہ میں فرمایا کرتے ہیں کہ بعضے فاسقوں میں کوئی ایسی بات ہوتی ہے کہ بڑے بڑے مشائخ میں نہیں ہوتی لہذا کسی کو حقیر نہ سمجھا جائے۔ حضرت والا میں عبدیت اور فنا اور اپنے ہیچ ہونے کا ہر وقت استحضار اس درجہ ہے کہ بات بات سے یہی صفات مترشح ہوتی ہیں اور نظر غور سے دیکھنے والے حضرت والا میں ان صفات کا ہر وقت مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ یہ سارے حسن ظن کے واقعات بھی جو اوپر مذکور ہوئے انہیں صفات سے ناشی ہیں۔ نیز احکام شرعیہ بھی ایسے ہی حسن ظن کو مقتضی ہیں چونکہ حضرت والا بعون اللہ تعالیٰ ہر حکم شرعی کی حقیقت اور حدود کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لیے تنگ نظر نہیں اور محقق کی یہی شان ہوتی ہے۔ وہ ہر شے کو اس کے مرتبہ پر رکھتا ہے اور یہی اعتدال صراط مستقیم ہے جس کو اس زمانہ افراط وتفریط میں جبکہ عموماً لوگوں کا مسلک تجاوز عن الحدود ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے بواسطہ حضرت والا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ پر روز روشن کی طرح واضح فرما کر اپنی حجت تمام فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق استفاضہ عطا فرمائے۔ و ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء۔ خود بارہا فرمایا کرتے ہیں کہ میری ہر وقت یہ کوشش رہتی ہے کہ لوگوں کو امر دین کی حقیقت معلوم ہو بس اسی کو لوگ سختی سمجھتے ہیں۔